سیرتِ مطہرہ کی
روشن روشن کرنوں سے منوّر
اسوۂ حسنہ کا خوبصورت تذکرہ

# تجلیاتِ نبوّت

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری

دار السلام
DARUSSALAM

# فہرست


■ عرضِ ناشر ........ 18

■ حرفِ اول ........ 21

■ مقدمہ ........ 23

باب

محمد ﷺ (خاندان، نشوونما اور نبوت سے پہلے کے حالات) 25

- نسب نامہ مبارک ........ 25
- قبیلہ ........ 25
- خاندان ........ 26
- پیدائش ........ 28
- رضاعت ........ 29
- حلیمہ سعدیہ کی گود میں ........ 29
- حلیمہ کے گھر میں برکات کی بارش ........ 29
- کچھ اور عرصہ حلیمہ کے پاس ........ 30
- سینۂ مبارک چاک کیا جاتا ہے ........ 31
- ماں کی آغوشِ محبت میں ........ 31
- دادا کے سایۂ شفقت میں ........ 31

# محمد ﷺ

## عرضِ ناشر

سیرت کا موضوع گلشنِ سدا بہار کی طرح ہے جس کی سج دھج میں ہر پھول کی رنگینی و شادابی دامانِ نگاہ کو بھر دینے والی ہے۔ یہ گل چیں کا اپنا ذوقِ انتخاب ہے کہ وہ کس پھول کو چنتا اور کس کو چھوڑتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ جسے چھوڑا، وہ اس سے کم نہ تھا جسے چن لیا گیا۔ بس یوں جانیے کہ اس موضوع پر ہر نئی تحقیق و توثیق قوسِ قزح کے ہر رنگ کو سمیٹتی اور نکھارتی نظر آتی ہے۔

سیرتِ طیبہ کا موضوع اتنا متنوع ہے کہ ہر وہ مسلمان جو قلم اٹھانے کی سکت رکھتا ہو، اس موضوع پر حسبِ استطاعت لکھنا اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ ہر قلم کار اس موضوع کو ایک نیا اسلوب دیتا ہے، پھر بھی سیرت پر لکھی گئی بے شمار کتب کسی نہ کسی پہلو سے تشنگی محسوس کراہی دیتی ہیں۔ اسی طرح ہر ناشر سیرتِ رسول ﷺ پر کتب شائع کرنا اپنے ادارے کے لیے سعادت سمجھتا ہے اور اسے خوب سے خوب تر شائع کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔

دارالسلام اب تک عربی اور انگریزی زبان میں سیرتِ رسول ﷺ پر قابلِ قدر اور قابلِ ستائش کتب شائع کر چکا ہے، تاہم نوجوان نسل کو تفاصیل میں لے جائے بغیر سیرتِ طیبہ سے آگاہ کرنے کی اشد ضرورت محسوس کرتے ہوئے عصرِ حاضر کے عظیم سیرت نگار مولانا صفی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ سے درخواست کی گئی کہ عربی زبان میں نوجوانوں اور بطورِ خاص میٹرک تک کے طلبہ کے لیے ایک مختصر مگر جامع کتاب سیرتِ رسول پر لکھیں جو عام فہم اور صحیح واقعات پر مبنی ہو اور اس کا انداز اتنا دلکش ہو کہ نوجوانوں کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت اور سیرت نقش ہو جائے۔ انھوں نے میری التماس کو شرفِ قبولیت بخشا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد «روضة الأنوار في سيرة النبي المختار» کے نام سے کتاب کا مسودہ میرے حوالے کر دیا۔ کتاب شائع ہوئی تو سعودی عرب کے متعدد تعلیمی اداروں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ بعض لوگوں نے اسے مفت تقسیم کیا، چند ایک اسکولوں نے اسے اپنے نصاب میں داخل کر لیا۔ ایک عرصہ بعد مولانا صاحب رحمہ اللہ دوبارہ ریاض تشریف لائے تو اُردو دان طبقے کے لیے

ان سے اس کتاب کے ترجمے کی فرمائش کی گئی۔ اس پر انھوں نے مسکراتے ہوئے اپنا بیگ کھولا اور اردو ترجمے کا مسودہ یہ کہتے ہوئے میرے حوالے کر دیا کہ انھیں معلوم تھا کہ میں اس خواہش کا اظہار بھی ضرور کروں گا۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى ذَالِكَ اِس پر میں نے مولانا کا شکریہ ادا کیا۔

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ، اللہ کے فضل سے عربی اور اردو دونوں زبانوں پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ انھوں نے جس لگن اور شبانہ روز محنت سے یہ کام سرانجام دیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ دورانِ تحریر عقیدت وشیفتگی کا عنصر اندازِ بیان کو فصیح وبلیغ، شستہ وشگفتہ اور متین بنا دیتا ہے۔ اسی لیے سیرت پر قلم اٹھاتے ہوئے ان کا ہر جملہ نگینے کی طرح جڑا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ مولانا کا سیرتِ رسول ﷺ پر وسیع مطالعہ اور تحقیق وجستجو مسلمہ حیثیت رکھتی ہے جس کا ثبوت ان کی تالیف "الرحیق المختوم" ہے جو رابطہ عالمِ اسلامی (مکہ مکرمہ) کی طرف سے سیرت نگاری کے عالمی مقابلے میں اول انعام یافتہ ہے۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اس لیے آپ کے بارے میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، تاہم اس مقام پر اس کتاب کا ایک اقتباس نمونے کے طور پر ملاحظہ فرما لیا جائے، فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کی ہستی جامع کمالات تھی۔ ان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف حکمت کے اعتبار سے بلند پایہ ہے، پھر بھی وہ اُمی کہلائے اور اسی اُمی ہونے کے باعث یہ ثابت ہوا کہ وہ منشائے الٰہی کے سوا کچھ نہیں بولتے۔ وہ محبت کو بنیاد بناتے ہیں اور صبر کو لباس، اسی لیے جب قبیلۂ بنو سعد سے تعلق رکھنے والے ایک نجدی نے اپنے مخصوص سخت اور درشت لہجے میں بات کی تو وہ اپنے سوالات کا حکیمانہ جواب سننے کے بعد کلمۂ شہادت پڑھے بغیر نہ رہ سکا اور اطاعت ومحبت کا وہ وعدہ کیا کہ اسی وقت جنت کی سند حاصل کر گیا۔"

اس قسم کے ولولہ انگیز جملے آپ کو "تجلیاتِ نبوت" کے صفحات میں جا بجا ملیں گے جو عقیدت ومحبت کے حقیقی آئینہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائے اور انھیں اس ہستی کی شفاعت اور رفاقت نصیب فرمائے جس کی سیرت پر انھوں نے گراں مایہ کتب تالیف کیں اور لوگوں میں شعورِ سیرت بیدار کیا۔ «جَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ»

"تجلیاتِ نبوت" کا زیرِ نظر ایڈیشن دارالسلام ریسرچ سنٹر لاہور کے مدیر جناب طارق جاوید عارفی کی زیرِ نگرانی حافظ محمد ندیم اور حافظ اسامہ ارشد نے تیار کیا ہے۔ میری خواہش تھی کہ اس کا ایک ایڈیشن بڑے سائز میں بھی تیار کیا جائے تاکہ یہ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ارزاں بھی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہو گیا۔ وللہ الحمد!

اس کے فنی مراحل، ڈیزائننگ اور کمپوزنگ وغیرہ میں جناب عبدالرافع اور محمد رمضان شاد نے اسے خوب سے خوب تر

بنانے میں بھرپور محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو عامۃ المسلمین کے لیے نافع بنائے۔ آمین یارب العالمین!

ان سب کی یہ پرخلوص کاوش محبت رسول (ﷺ) کی آئینہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ. وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ، مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ صَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

خادم قرآن وسنت

**عبد المالک مجاہد**

مدیر: دار السلام۔ الریاض، لاہور

فروری 2023ء

# حرفِ اول

تاریخِ انسانی میں انبیاء ؑ کی سیرت کا اس عہد کے ظلمات میں سب سے روشن اور منور کردار رہا ہے لیکن مختلف مذاہب کے پیروکاروں نے ان پیکرانِ صدق و صفا کی صورت گری اور تصویر کشی میں کچھ ایسے افراط و تفریط سے کام لیا ہے کہ یہ سیرتیں چیستان بن کر رہ گئی ہیں۔ اس میں واحد استثنا رسولِ اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے کہ جن کی حیاتِ مقدسہ اور خدماتِ جلیلہ کے تذکرے کو کم و بیش پانچ لاکھ سوانح نگاروں نے کسی نہ کسی شکل میں محفوظ رکھا ہے مگر اصولِ سیرت پر مرتب شرائط و ضوابط کے فقدان نے سیرت نگاروں کو حاطب اللیل کی طرح ہر خشک و تر کو جمع کرنے پر مجبور کیا۔ سیرت النبی ﷺ کے ذخیرے پر نگاہ رکھنے والے اس حقیقتِ مذکورہ سے بخوبی آگاہ ہیں۔

اُردو زبان میں سیرت نگاری کی روایت خود اس زبان کے آغاز و ارتقا سے مربوط ہے۔ مگر تحقیقی لوازم کے لحاظ سے سرسید احمد خاں کے نظریات سے اختلاف کے باوجود ان کی کتاب «الخطبات الأحمديه في السيرة المحمديه» (1870ء) کو ایک امتیاز حاصل ہے۔ بعدازاں شبلی نعمانی ؒ اور ان کے نامور شاگرد سید سلیمان ندوی ؒ نے پہلی مرتبہ واقعاتِ سیرت کے ایک تحقیقی شعور کے ساتھ اخذ و قبول کی روایت کو مستحکم کیا۔ قاضی سلیمان منصور پوری ؒ کی ”رحمۃ للعالمین“ بھی ایسے ہی تحقیقی لوازمے کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

سیرت نگاری میں ایک معیاری تحقیق کا نمونہ 1979ء میں سامنے آیا۔ یہ علمائے مبارکپور کے ایک فاضل مولانا صفی الرحمن مبارکپوری ؒ کی تصنیف ”الرحیق المختوم“ تھی جو انھوں نے عربی زبان میں تحریر کی اور اسے رابطہ عالمِ اسلامی کے تحت منعقد ہونے والے بین الاقوامی انعامی مقابلہ سیرت نگاری میں اوّلیت کا شرف حاصل ہوا۔

الرحیق المختوم قدرے تفصیلی کاوش ہے۔ اسی فاضل مصنف نے ”تجلیاتِ نبوت“ کے نام سے دینی مدارس اور ہائی سکولوں کے طلبہ اور عامۃ المسلمین کے لیے ایک متوسط بلکہ قدرے مختصر کتاب تیار کی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مصنف نے کمال ہنرمندی سے سیرت کے تمام تر وقائع کو ایک ایسی نئی ترتیب اور تازہ اسلوب کے ساتھ پیش کیا ہے کہ اس کے مطالعے سے دل و دماغ پر ایک پاکیزہ نقش قائم ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے سیرت نگار کو ایک پل

صراط سے گزرنا پڑتا ہے۔ کتاب کو ایک نظر دیکھتے جائیے، اس میں دعوتِ اسلامی کے تمام مراحل اور اس کی پیش آمدہ دشواریوں کا مناسب تذکرہ موجود ہے۔ تکالیف اور مصائب کے طوفانوں میں وحیِ الٰہی کس طرح سے نصرتِ الٰہی کے راستے پیدا کرتی ہے، اس کا ایمان افروز بیان ملتا ہے۔ واقعاتِ سیرت کی صحت میں مصنف نے مستند ماخذوں تک رسائی حاصل کی ہے اور اس تلاش و جستجو کا یہ نتیجہ ہے کہ ان کے ہاں اصولِ دین سے متصادم کوئی واقعہ نہیں ملتا۔ سیرت نگاری کے اس فن میں صحتِ واقعات کی تلاش میں یہ احتیاط اور ضبط لائقِ تحسین ہے۔

تجلیاتِ نبوت کی انھی خصوصیات کے باعث اس کا عربی ایڈیشن تو سعودی عرب کے تعلیمی اداروں میں ایک نصابی کتاب کے طور پر اختیار کر لیا گیا ہے، پاکستان کے دینی مدارس میں بھی اسے پذیرائی مل رہی ہے۔ فاضل مصنف نے اس اردو ایڈیشن کے لیے تخریج اور تصحیح کا ایک کڑا معیار پیشِ نظر رکھا ہے۔ اس اہم کتاب کی اس تازہ طباعت میں قارئین کو حوالہ جات اور ان کے مآخذ کا براہِ راست علم ہو جائے گا۔ یوں طلبائے مدارس اور عامۃ المسلمین کے لیے اردو زبان میں یہ سیرت کی پہلی مختصر مگر جامع کتاب ہے جس میں واقعات کی صحت کے ساتھ ان کی مکمل تخریج بھی موجود ہے۔ یہ اہتمام اپنی جگہ اس کتاب کی اہمیت، ثقاہت اور استناد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سیرتِ نبوی سے شغف رکھنے والے حضرات اس امر سے باخبر ہیں کہ سیرۃ النبی ﷺ کے شریک مصنف سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے بچوں اور نوجوانوں کے لیے ''رحمتِ عالم'' کے عنوان سے ایک کوشش کی تھی جسے بہت قبولِ عام ہوا مگر اس میں قارئین کو تخریج اور تصحیح کا یہ اسلوب دکھائی نہیں دے گا جو ''تجلیاتِ نبوت'' میں اختیار کیا گیا ہے۔ راقم الحروف کے ذاتی ذخیرۂ سیرت میں تین ہزار کے قریب کتب و رسائل موجود ہیں مگر میں وثوق کے ساتھ عرض کروں گا کہ ''تجلیاتِ نبوت'' صحتِ واقعات اور تخریج کے اعتبار سے اردو زبان میں موجود بہترین کتابوں میں ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

دارالسلام جسے دینی اور دعوتی لٹریچر کو عالمی سطح پر جدید اسلوبِ طباعت کے ساتھ پیش کرنے کا شرف حاصل ہے، اس نے ''تجلیاتِ نبوت'' کے اس نئے ایڈیشن کو نہایت معیاری طباعت کا کامیاب نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔ اپنے تحقیقی مواد اور لوازم، عام فہم اسلوب اور موزوں واقعاتی ترتیب کے باعث یہ تالیفِ سیرت ان شاء اللہ العزیز نوجوانوں اور عامۃ المسلمین میں قبولِ عام کا درجہ حاصل کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کے مطالعے سے قارئین میں اتباعِ سنت، اطاعتِ رسول اور حمیتِ دین کے جذبات پیدا کرے اور اس کتاب کے مصنف، ناشر اور منتظمین کی محنت کو حسنِ قبول عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

پروفیسر عبدالجبار شاکر (رحمہ اللہ)

بیت الحکمت، لاہور

17 / رمضان المبارک 1422ھ

# مقدمہ

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ الْمَبْعُوثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِینَ

أَمَّا بَعْدُ:

سیرت نبوی انتہائی پاکیزہ اور بلند پایہ موضوع ہے۔ اس سے مسلمان کو یہ علم ہوتا ہے کہ اس کا دین کن کن مراحل سے گزرا، اس کے نبی ﷺ اور اصحابِ نبی رضی اللہ عنہم پر کیا بیتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کیسی کیسی نسبی و خاندانی شرافت بخشی، کس طرح وحی و رسالت اور دعوتِ دین کے لیے منتخب فرمایا، پھر آپ ﷺ نے اس راہ میں کیا کیا مشقتیں جھیلیں، کیسے کیسے مصائب برداشت کیے اور بالآخر کس کس طرح کے انعامات سے نوازے گئے۔ اللہ نے پردۂ غیب سے فرشتے بھیج کر، اسباب موڑ کر، برکات نازل فرما کر، معجزات ظاہر کر کے کس کس طرح آپ کی نصرت و تائید فرمائی اور کتنے بڑے بڑے زور آور لشکروں نے آپ ﷺ کی مٹھی بھر جماعت کے سامنے شکست کھائی۔ یہ ساری باتیں کتبِ سیرت کے اوراق پر جلوہ فگن نظر آتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے آج تک اس موضوع پر لکھنے لکھانے اور پڑھنے پڑھانے کا بڑا اہتمام ہوتا آیا ہے۔ کیونکہ یہ کام گہرے ایمان و محبت اور والہانہ جذبۂ فنا و فدائیت کا نتیجہ ہے۔ مگر ہوتا یہ رہا ہے کہ عموماً اس موضوع پر لکھتے ہوئے تحقیق کا اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ افکار و خیالات اور جذبات و احساسات کی نظر میں جو چیز جچ گئی، اسے داخلِ کتاب کر لیا گیا، خواہ وہ صحت و ثبوت کے لحاظ سے صفر ہی کیوں نہ ہو، بلکہ بسا اوقات ایسی باتیں بھی قبول کر لی گئیں جو دین کے اصول سے متصادم اور معقولیت کے دائرے سے خارج ہیں۔

اسی کیفیت کے پیشِ نظر برادرِ عزیز جناب عبدالمالک مجاہد صاحب مدیر دارالسلام الریاض، نے میرے سامنے یہ تجویز رکھی کہ میں اس موضوع پر اوسط درجے کی ایک کتاب تالیف کروں جس میں ائمۂ فن کے نقطۂ نظر سے ثابت شدہ اور مسلمہ معلومات جمع کی گئی ہوں تاکہ اس سے ہماری نئی نسل اور بالخصوص میٹرک تک کے طلبہ سیرت کے

باب میں صحیح معلومات حاصل کر سکیں۔ میں نے افادۂ عام کے لیے ان کی یہ تجویز قبول کر لی اور اللہ سے توفیق و اعانت طلب کرتے ہوئے قرآنِ کریم، معتمد کتب تفاسیر اور کتبِ احادیث وسیرت کی مدد سے یہ کام انجام دیا۔ واقعات کی داخلی اور خارجی شہادتوں سے بھی استفادہ کیا اور کوشش کی کہ جہاں تک ممکن ہو اختصار وانتخاب کے ساتھ روایات کے الفاظ اور سابقین کی زبان استعمال کی جائے۔ میں نے بڑی حد تک یہ مقصد پورا کر دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے اور میرے لیے سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے آمین۔

«صَلَّى اللهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلَّمْ»

صفی الرحمن مبارکپوری (رحمہ اللہ)

مدینہ یونیورسٹی، مدینہ منورہ

(12 شوال 1415 ھ)

صلی اللہ علیہ وسلم

اِسلامی اور دینی موضوعات کے گلستان میں
سیرت نگاری کو گلِ سر سبد کی حیثیت حاصل ہے۔
اُردو زبان میں سیرت النبی ﷺ کا ایک حسین
مرقع مولانا صفی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ کے
ثقہ قلم سے تیار ہوا ہے۔ واقعات کی صحت اور
حوالوں کی تخریج اس کتابِ سیرت کا طرۂ امتیاز
ہے۔ سیرت نگاری کا مقصود قاری کے دل و دماغ
میں اتباعِ رسول ﷺ اور پیرویٔ سنت کے
جذبات پیدا کرنا ہے۔ اگر ان مقاصد کو پیش
نظر رکھا جائے تو ''تجلیاتِ نبوت'' عصرِ حاضر کی
ایک معتبر، مستند اور محققانہ کاوش ہے۔ ہمیں
اُمید واثق ہے کہ اس کا مطالعہ جہاں قارئین
میں مطالعۂ سیرت کے لیے والہانہ لگاؤ پیدا
کرے گا، وہاں اتباعِ سنت کے جذبات کو بھی
تحریک اور تشویق ملے گی۔

دار السلام
DARUSSALAM
www.darussalamstore.com